احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | فون: ۴۴۹ | ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار۔ ۲۶۔ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۲۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۲۲۔ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۶۸

غریبوں کی خدمت کرو

امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی جماعتیں پوری دردمندی سے بنی نوع انسان کی خدمت کریں

بوسنیا کے معاملے میں ابھی جماعت میں پوری بے چینی پیدا نہیں ہوئی

پوری کوشش کر کے جماعت کے بچے بچے کے دل میں یہ بات بٹھا دیں کہ خیانت قومی کردار اور اعمالِ صالحہ کو تباہ کر دیتی ہے

بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے ۲۰۔ نومبر ۱۹۹۲ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ خطبہ کا خلاصہ

لندن: ۲۰ نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے افراد خصوصاً یورپ کی جماعت ہائے احمدیہ کو بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کی دردمندانہ اور پرزور تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ احمدیہ جماعتیں خدا کے حضور تب بری الذمہ ٹھہریں گی جب وہ پوری دردمندی سے بنی نوع انسان کی خدمت کریں گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد بیت الفضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ خطبہ حسب معمول مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں لائیو (براہِ راست) ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو دوبارہ متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی تک جماعت احمدیہ کی طرف سے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لئے پوری بے چینی کا اظہار نہیں ہوا۔ ہمارے احمدیوں کو بھی ابھی پوری طرح پتہ نہیں لگا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ کیسا دردناک ظلم ہو رہا ہے۔ اب تو ان کی حالت اتنی دردناک ہو گئی ہے کہ غیر بھی رونے لگے ہیں۔ عیسائی قوموں کے سربراہان، صاحب اقتدار لوگ جو اس غفلت کے مجرم ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ایک قوم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، وہ بھی اس پر نوحہ کناں ہیں کہ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ جگہ جگہ مغربی قوموں کے سیاست دان اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ عالم اسلام کی زبان تو انہوں نے کھینچ رکھی ہے یا عالم اسلام نے خود اپنی زبان کھینچ رکھی ہے کسی کی زبان کھینچی گئی ہے کسی کی بیچی گئی ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کے ایسے دردناک واقعات سامنے آرہے ہیں کہ جو لٹ کر بچ کر نکلے ہیں۔ ان کے سارے کے سارے افراد خاندان کاٹ دیئے گئے ہیں۔ آگ کی بھٹیاں روشن کر کے ان کے سامنے ان کے بچے بھٹیوں میں جھونک دیئے گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ ہے تمہارا مستقبل دیکھو یہ کہاں جا رہا ہے۔ چن چن کر صاحب دانش تعلیمیافتہ لوگوں میں سے ایک ایک کو جو سربراہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ان کے سامنے عذاب دے دے کر دردناک طریقے سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ دیکھ لو۔ ہم نے تمہارا سر بھی کاٹ دیا ہے۔ اور دھڑ بھی کاٹ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی شدید دردناک حالت ہے اور عالم اسلام کو ذرا بھی پتہ نہیں لگا وہ بھی کتنے ہیں اتنے لوگوں کو ہم کیسے اپنے پاس رکھیں۔ اور ان لوگوں کو یورپ کے لوگوں نے اپنے پاس رکھ لیا ہے لیکن کسی مسلمان ملک سعودی عرب یا لیبیا یا کسی اور مسلم ملک کی طرف سے جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں ان میں سے کسی کی طرف سے بوسنیا کے مسلمانوں کی ہمدردی کی بات نہیں سنی گئی۔ ادنیٰ سا بھی خیال نہیں آتا کہ وہ عیسائی ملکوں کو کہیں کہ وہ اپنا مدد کا ہاتھ کھینچ لیں ہم ان لوگوں کو پناہ دیں گے کسی مسلمان حکومت نے اپنے خزانے ان کے لئے نہیں کھولے۔ خزانے تو ایک طرف رہے اپنے سود کے اموال کا ہزارواں لاکھواں حصہ بھی ان کے لئے خرچ نہیں کیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ جماعت کی طرف سے جب ان مظلوموں کی حالت کے بارے میں رپورٹیں ملیں تو ان سے رابطے کئے گئے تو اس ضمن میں ایک خط مجھے ابھی حال ہی ملا ہے جو میری آج کی باتوں کا محرک بنا ہے اللہ نے تو بتایا ہے کہ صاحبِ دولت کے اموال میں غریبوں کا بھی حق ہے لیکن قوموں کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آجاتے ہیں کہ سائل اور محروم خیرات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان مسلمان ملکوں کے اموال میں تو خدا جانے کتنے بندوں کے حق چھپے ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مغربی ملک میں جب ہمارے نمائندے اس ہدایت کے تحت پہنچے کہ ان کی خدمت کی جائے ان کو کپڑے وغیرہ ایسی اشیاء دی جا سکیں جو ان کی زندگی بحال کرنے کے لئے ضروری ہوں تو اس گروہ نے جس کی سربراہ ایک عورت تھی ہم سے بات بھی کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جاؤ اپنی ہمدردیاں رہنے دو۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگوں سے نہیں ملنا چاہتیں۔ ہماری قوم صفحہ ہستی سے مٹائی جا رہی ہے اور مسلمان قوم کے لوگوں کو کچھ بھی ہمارا درد نہیں۔ عیسائی ہماری نگہداشت کر رہے ہیں چرچوں میں ہمیں رکھا گیا ہے ہمیں ضروریات زندگی مہیا کی جا رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ بات معلوم کر کے پھر ہمارے نمائندوں نے بڑی منت سے سمجھایا اور منتیں کیں اور کہا کہ ہم ان میں سے نہیں ہیں جن سے آپ

مسلسل صفحہ ۲ پر

ضروری تصحیح

الفضل ۱۵۔ ستمبر ۱۹۹۲ء میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام شائع ہوا ہے۔ اس کے پانچویں شعر کو یوں پڑھا جائے

یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتحِ خیبر
ذرا تیرے بغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے

احباب کرام اپنے شماروں میں اس کی تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناراض ہیں۔ ہم تو خود ان کے مارے ہوئے ہیں تب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ ہم نے انہیں بتایا کہ ہم یہ امداد اس لئے لے کر آئے ہیں کہ اس سے ہمارے دلوں کی بے چینی کم ہوگی ہم آپ کی حالت دیکھ دیکھ کر جس عذاب میں مبتلا ہیں وہ ذرا ٹھنڈا ہوگا۔ ہماری یہ باتیں سنکر تو ان کی یکسر کایا پلٹ گئی اور پھر بڑی محبت سے انہوں نے ہماری بات سنی۔

اس سے قبل خطبہ کے آغاز میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے سابقہ خطبہ کے تسلسل میں خیانت کا مضمون بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کی خیانت کو جانتا ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو سینوں اور دلوں میں ہے حقیقت میں یہ خیانت دل میں پلتی ہے اور آنکھوں سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ غیب کو بھی جانتا ہے اور حاضر کو بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ درحقیقت ہر چیز غیب میں ہے اور غیب سے ظاہر یا شہود کی حالت میں لانے کے لئے اللہ نے انسان کو فراست عطا کی ہے اور کروڑوں سال کی ترقی سے انسان نے غیب کو شہود میں لانے کی صلاحیت پائی ہے انسانی عقل ابھی بھی بعض چیزوں کو نہیں دیکھ سکی۔ انسانی آنکھ پاکباز کو اور منظر دکھاتی ہے اور بدکار کو اور منظر دکھاتی ہے۔ انسان کی آنکھ سے اس کے دل کی حالت نظر آجاتی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ دلچسپ بات بیان فرمائی کہ جانوروں میں یہ خاص ملکہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کی آنکھوں سے اس کے دل کی حالت جان لیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم شکار پر جایا کرتے تھے تو بعض دفعہ مرغابیوں اور ماگ کو دیکھ کر ہمارے بعض ساتھیوں کی آنکھوں میں ایسی چمک پیدا ہوتی تھی جسے مرغابیاں بھی پہچان لیتی تھیں اور اُڑ جاتی تھیں۔ انسانی فطرت کا یہ راز ہے کہ اس کے دل کی بات آنکھوں میں آجاتی ہے اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اس بات سے بچوں کی تربیت میں بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ابھی حالیہ دورۂ کینیڈا اور یہاں برطانیہ میں بھی مجھے ایسے ماں باپ ملے جو اپنے بچوں کی تربیت کے بارے میں بڑے فکرمند تھے کہ فلاں بچی یا بچہ باغی ہو رہے ہیں اور قابو سے نکلتے جا رہے ہیں ایک باپ نے کہا کہ میں اولاد کے ہاتھوں بے بس ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انہیں سمجھایا تو پہلے تو وہ اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہ ہوتے تھے کہ خود وہ قصوروار ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ کو اپنے بچوں کی علامتیں نظر آجانی چاہئیں تا ممکن ہے کہ کوئی بچہ یا بچی اچانک باغی ہو جائے۔ ان کے دلوں میں جو پلتا ہے وہ ان کی آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔ اگر تم ان کی آنکھوں سے ان کی مخفی بدیاں پہچان لوگے تو جو بدیاں ہیں ان کو بروقت پکڑ سکو گے۔ پس اس وقت سے پہلے کہ وہ بدیاں ان کی زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں ان کا علاج کرو۔ پودوں کی نرم کونپلوں کی طرح جو نئی نکلی ہیں ان کو اس وقت آسانی سے کچلا جا سکتا ہے۔ لیکن جب وہ تناور درخت بن جائیں تو پھر یہ ممکن نہیں رہتا کہ ان کو ختم کیا جائے خصوصاً مغرب میں جو والدین اولاد کی تربیت کے بارے میں پریشان ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اس وقت جبکہ پہلی بار ان کی آنکھوں سے شرارت یا فتنہ دکھائی دے اسی وقت پوری توجہ دے کر چاہے پیار یا محبت سے یا کسی اور طریق سے سمجھا بجھا کر جس طرح بھی ممکن ہو ان کے دلوں سے بدی نوچ لینی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خیانت کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ روزمرہ کی زندگی میں خیانت کے عادی ہو جاتے ہیں وہ پھر دینی معاملات میں بھی خیانت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص اپنے بھائی بہن سے یا قوم سے یا مالک نوکر سے بددیانتی کرتا ہے تو وہ پھر دین میں بھی خیانت کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ طرز بیان ظاہر کرتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ خیانتیں اپنی خیانتیں ہیں جو گھر میں کر لیں تو کوئی بات نہیں یہ خیانت درحقیقت اللہ کی خیانت میں بدل جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بات کا دوسرا لطیف پہلو یہ ہے کہ اس میں قوموں کے حالات بگڑنے کا راز بیان کیا گیا ہے کہ جو اپنے معاملات میں خائن ہو جاتے ہیں وہ پھر دینی معاملات میں خائن ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے پھر فساد کی مستقل بنیادیں ڈال دی جاتی ہیں۔ جب مذاہب بگڑنے لگتے ہیں تو ہمیشہ پہلے خود ایسے لوگ خائن ہو جاتے ہیں پھر دین کے معاملات کو توڑ مروڑ کر بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ خیانتیں دنیا سے تو مخفی ہو سکتی ہیں۔ لیکن اللہ سے مخفی نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ایسا شخص روزمرہ کے معاملات میں خیانت نہیں کر سکتا تو وہ دین کے معاملے میں غلطی تو کر سکتا ہے خیانت نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو خیانت کے خلاف بڑی جدوجہد سے بڑی کوشش سے مہم چلانی ہوگی کہ بچے بچے کے دل و دماغ میں یہ بات ثبت کر دی جائے کہ خیانت ایسا جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے ان کے اعمال صالحہ کو تباہ کر دیتا ہے ترقی یافتہ قومیں اس سے قعر مذلت میں گر جاتی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک حدیث بیان کی جس میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ہر دھوکا دینے والے کی دھوکا دہی کا جھنڈا اس کی پشت پر نصب ہوگا۔ ہر خیانت کرنیوالے کا جھنڈا اس کی پیٹھ کے پاس نمایاں ہو گا۔ اس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ایک تو یہ کہ ہلاکت کی خبر سامنے سے دینے کی بجائے پیچھے سے دی جاتی ہے۔ یہ بہت بڑے عذاب کی خبر ہے دوسرے یہ کہ خیانت کا اس سے زیادہ خوبصورت انتقام نہیں لیا جا سکتا کہ انسان پیٹھ پیچھے خیانت کرتا ہے اس کی خیانت کا جھنڈا بھی پشت پر نصب ہو گا۔ جو خیانت چھپانے کی کوشش کی تھی اسے جھنڈے کی صورت میں طنزاً نمایاں کر کے دکھایا جائے گا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عوام الناس پر جو امیر مقرر کیا جاتا ہے اگر وہ خیانت کا مرتکب ہو جائے تو اس سے بڑی خیانت اور کوئی نہیں ہو گی۔ کیونکہ جس کو جتنے وسیع معاملات سونپے گئے ہیں اتنی ہی وسیع اس کی خیانت ہو جائے گی۔ اس کے تابع تمام انسانوں کا نقصان اس کی خیانت سے ماپا جائے گا۔ اس امارت میں ایک تو مذہبی امارت ہے ایسی صورت میں یہ ایک بڑی خطرناک تنبیہ ہے۔ اور دوسری دنیاوی امارت ہے۔ جب حکومت کا سربراہ خائن ہو جائے تو حکومتیں اس طرح برباد ہو جاتی ہیں کہ اقتصادیات، سیاسیات، اخلاق مذہب کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ سب برباد ہو جاتا ہے۔ آج تیسری دنیا کے لئے اس میں کھلم کھلا پیغام ہے کہ اگر وہ خیانت کو سمجھیں تو ہلاکت سے بچ سکتے ہیں ورنہ کوئی بچاؤ کا راستہ نہیں ملے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب بھی میں افریقہ کے ممالک میں دورے پر گیا ہوں میں نے ان کو یہ بات بتائی ہے کہ پہلے آپ لوگ شکوہ کرتے تھے کہ آپ کو سفید ہاتھوں نے لوٹا ہے۔ اب کالے ہاتھ آپ کو لوٹ رہے ہیں۔ جب تک آپ لوگ ہر پہلو سے دیانت کو ترقی نہیں دیں گے نہ سیاست درست ہوگی اور نہ کردار درست ہوگا۔ بددیانت آدمی ایسے گندے پودے کی طرح ہو جاتا ہے جسے کڑوے پھل ہی لگتے ہیں۔ اسی لئے امیر کی امارت کے متعلق جو توجہ دلائی گئی ہے دوسرے لفظوں میں اس سے خبردار کیا گیا ہے کہ اگر امیر خائن ہو جائے تو کوئی طاقت تباہی سے نہیں بچا سکتی۔ ناممکن بات ہے کہ ذلیل سے ذلیل ملک میں بھی امارت ٹھیک ہو اور اس ملک کے معاملات گندے رہیں۔ جہاں جہاں معاملات گندے اور خراب ہوں گے اس کا لازماً یہی مطلب ہے کہ وہاں کے حکمران گندے اور بددیانت ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں تیسری دنیا کے ممالک کو متوجہ کرتا ہوں کہ جس طرح بھی ہو سکے دعاؤں سے یا جیسے بھی اپنے سربراہ دیانتدار چن لیں۔ جو پاک نیت ہوں۔ اصولوں سے نہ ٹلنے والے ہوں اور اصولوں کا سودا نہ کرنے والے ہوں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی دردناک تاریخ میں یہی خرابی ہے۔ جس کی وجہ سے قوم پھٹ گئی۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اب حالت یہ ہے کہ سنبھل ہی نہیں رہی۔ اپوزیشن کہتی ہے کہ سب خرابیاں نواز شریف کی وجہ سے ہیں اور جب یہ خود اقتدار میں تھے تو پھر یہ خرابیاں کسی اور وجہ سے بیان کرتے تھے۔ یہ ساری باتیں ان کی اپنی پیدا کردہ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے قائد اعظم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: "کہ ان کے وقت میں یہ خرابیاں نہیں تھیں۔ وہ صاحب فراست اور اصولوں پر چلنے والے سیاستدان تھے۔ ان میں چالاک سیاستدانوں والی باتیں نہیں تھیں ان کے اعمال تقویٰ پر مبنی تھے۔ انہوں نے جتنے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الرشید شوکت — کیلگری (کینیڈا)

ہماری تاریخ
اور ایک چھوٹی سی بات

(پہلا حصہ تاریخ سے متعلق ہے اور دوسرا حصہ "ایک چھوٹی سی بات" ہے)۔

(۱) عزیزہ عطیہ کی شادی کی خبر پڑھ کر خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے اُسے شائع کر دیا۔

ایک چھوٹی سی بات کے سلسلہ میں کچھ تحریر کر رہی ہوں۔ اگر طویل معلوم ہو تو کانٹ چھانٹ کر لیں۔

چھوٹی سی بات یہ ہے جب پارٹیشن ہوئی تو جماعت کے کچھ لوگ مختلف شہروں میں جہاں انہیں جگہ ملی چلے گئے۔ لیکن دفتر انجمن احمدیہ اور دفتر تحریک جدید اور باقی شعبہ جات کے کارکنوں کے قیام کا انتظام لاہور میں ہوا۔ رتن باغ کی وسیع کوٹھی جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اکثر افراد ٹھہرے تھے اس کوٹھی کے کچھ کوارٹروں میں بھی اپنی جماعت کے لوگ ٹھہرے تھے۔ وہیں پر دارالضیافت اور لائبریری تھی۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات کی کلاسز بھی وہیں ہوتی تھیں۔ استانیاں اینٹوں پر بیٹھ کر پڑھاتی تھیں اور طالبات کو بھی اگر اینٹ مل جاتی تو لے لیتیں ورنہ گھاس پر بیٹھ کر پڑھتیں۔ اس حصہ میں قناتوں سے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔

رتن باغ کے ارد گرد جو دھال بلڈنگ جسونت بلڈنگ اور سیمنٹ بلڈنگ میں بھی ہماری جماعت کے افراد ہی ٹھہرے ہوئے تھے یہی وہ جگہ ہے جہاں پر ۱۹۴۴ء میں حضرت امام جماعت (الثانی) نے (ر۔) ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ قادیان سے ساری جماعت کو بحفاظت لاہور لے آنا اور انہیں یہاں پر ایک جماعت کی صورت میں آباد کرنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بہت ہی بڑا کارنامہ تھا۔ دو سال تک تمام جماعت کو دارالضیافت سے کھانا تیار ملتا رہا۔ اور پھر اس کے بعد ربوہ شہر کو آباد کرنا اور سب لوگوں کا اس میں آکر قیام کرنا۔ گویا جنگل میں منگل ہونا تھا۔

میرے خاوند محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کو رہائش کے لئے جسونت بلڈنگ کا ایک پورشن ملا۔ جس میں ہم دونوں، میرے والدین اور بہن بھائیوں اور سب کے بچوں سمیت ۱۶ افراد رہتے تھے وہ پورشن تین کمروں اور دو برآمدوں پر مشتمل تھا۔

محترم ملک صاحب تو ۴۸ء کے آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ میں پڑھانے کے لئے احمد نگر چلے گئے۔ میرے والد مکرم دفتر قضا میں کارکن تھے وہ ربوہ منتقل ہو گئے۔ خیموں میں ہی سب کارکنوں کی رہائش کا انتظام تھا اور خیموں میں ہی دفاتر لگتے تھے۔

میری والدہ مکرمہ بھی اپنی ایک چچا زاد بہن کے پاس احمد نگر چلی گئیں۔ سنہ ۴۹ء مارچ کے آخر میں بچیوں سمیت میں بھی ربوہ پہنچ گئی۔ ایک خیمہ میں قیام کیا۔ شام کو میرے میاں بھی احمد نگر سے آ گئے۔ لائن کے پار بیرکس بنی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلی لائن میں پہلی بیرک ہماری تھی۔ گرمی کی وجہ سے اندر تو سویا نہ جا سکتا تھا۔ وہ رات زمین پر چٹائی بچھا کر اس طرح گزاری کہ چٹائی کے ایک کنارے پر ملک صاحب لیٹ گئے اور ایک طرف میں۔ درمیان میں بچیوں کو سلایا (اس وقت میری چھوٹی بچی ڈیڑھ ماہ کی تھی) ایک چارپائی جو ہمارے پاس تھی اُس پر بستر بچھا کر اپنے والد مکرم کو اس پر سلایا۔ ایک ٹرنک تھا جسے چارپائی کے نیچے رکھ کر اُسے رسی سے باندھ دیا گیا یہ رات ختم ہونے میں نہ آتی تھی۔ میری تو بار بار آنکھ کھلتی رہی۔ جب بھی آنکھ کھلتی ایک کتے کو چکر لگاتے دیکھ کر یہ خوف آتا کہ کہیں یہ کسی بچی کو گزند نہ پہنچائے اور حقیقت یہ بھی تھی کہ میں خود بھی ڈرتی تھی۔ مجھے تو دن کے وقت بھی کتوں اور بھینسوں کے پاس سے گزرتے وقت خوف آتا تھا۔ کبھی گاڑی کا انجن شور مچاتے ہوئے آتا یوں لگتا جیسے یہ ساری ٹرین ہمارے اوپر سے گزر جائے گی کیونکہ ہم ریلوے لائن کے بالکل قریب ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس طرح ہم نے پہلی رات ربوہ میں گزاری۔ دوسرے دن تو چارپائیوں کا انتظام کر لیا گیا۔

کافی عرصہ سب بیرکس کے مقیم کھلی جگہ پر آسمان کے نیچے چارپائیاں بچھا کر رات کو سو جاتے اور صبح اندھیرے میں ہی اندر اپنے کمروں میں چلے جاتے۔ قضائے حاجت کے لئے بھی دور جھاڑیوں کے پیچھے جانا پڑتا۔ رات کو اکثر شور سے آنکھ کھل جاتی۔ پہرہ دینے والے خدام کی یہ آواز آتی کہ ابھی ابھی یہاں سے بھیڑیا گزرا ہے۔ واللہ اعلم۔ اکثر بھیڑیے کے آنے کا ذکر ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی فرد کو کوئی نقصان بھیڑیے سے نہیں پہنچا۔

اُس لائن میں پہلی بیرک (بڑا سا کمرہ) ہماری تھی دوسری میرے والدین کی۔ تیسری میرے بڑے بھائی محترم نورالدین صاحب منیر کی اور چوتھی محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (حال امریکہ) کے والدین کی اور پانچویں محترم حافظ محمد یوسف صاحب کی تھی۔ ان بیرکس میں بھی ہم سب بہت خوش اور مطمئن تھے۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا قیام بھی جلد ربوہ میں ہی ہو گیا۔ اپریل ۴۹ء میں اس سال جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

کچھ عرصہ کے بعد یہی بیرکس کچے کوارٹروں میں تبدیل ہو گئیں۔ لائن کے دوسری طرف کچا نصرت گرلز ہائی سکول بنا اور اس کے قریب ہی سکول کی سٹاف ممبرات کے لئے ایک گلی کے دونوں طرف چھ چھ کوارٹر تعمیر ہوئے اُس گلی کے دونوں کناروں پر دو نلکے بھی تھے جن سے ان کوارٹروں کے مقیم پانی بھر کر اپنے کوارٹروں میں لے جاتے۔ شروع میں ان نلکوں کا پانی ارد گرد کے علاقہ کے کھاری پانی سے نسبتاً اچھا تھا۔ یہی پانی پیا بھی جاتا تھا لیکن بعد میں یہاں کا پانی بھی کھاری ہو گیا اور پینے کا پانی بہشتی محلہ دارالعلوم سے لاتے۔

(۲) یہاں ایک کوارٹر مجھے بھی ملا کیونکہ ان دنوں میں نصرت گرلز ہائی سکول میں پڑھاتی تھی۔ ان کوارٹروں میں رہنے والوں کے نام مجھے یاد ہیں لیکن طوالت کے خیال سے نہیں لکھتی سکول کے صحن میں وہ جگہ جہاں چارپائی بچھائی جاتی اور وہاں کبھی کبھی حضرت اماں جان جب تشریف لاتیں تو اُس پر تشریف فرما ہوتیں اور کبھی کبھی لیٹ بھی جاتیں مجھے یاد ہے۔ آپ کے پاس ہم بیٹھ جاتیں اور آپ کی باتیں بڑی توجہ اور انہماک سے سنتیں جیسے آپ کی کچھ باتوں اور نصائح کا ذکر عزیزہ سعیدہ احسن نے کیا ہے۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن آپ نے ایک شعر پڑھا اور فرمایا۔ لڑکیو! کیا اس شعر کا مطلب تم بتا سکتی ہو۔ وہ شعر یہ تھا ؎

سونا لینے پی گئے سونا کر گئے دیس
نہ سونا ملا نہ پی ملے روپا ہو گئے کیس

سب خاموش کسی کو بھی روپا کے معنے نہ آتے تھے آپ نے بتایا کہ روپا کے معنے چاندی کے ہیں اور کیس کے معنے بال کے یعنی جدائی کا غم سہتے ہوئے اُن کے بال سفید ہو گئے۔

اب معنے واضح تھے کہ پیا مال کمانے دور دراز ملک گئے اور دیس والوں کو اداس کر گئے۔ نہ مال ہی ہاتھ آیا نہ محبوب ملا۔ انتظار کرتے کرتے سر کے بال سفید ہو گئے۔

اس واقعہ کے کافی سال بعد یہ بات میں نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے سامنے ایک ملاقات کے دوران بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ:۔

شہنشاہ اورنگ زیب نے دکن کی مہم سر کرنے کے لئے جو فوجی روانہ کئے تھے عرصہ دراز گزرنے پر ان کی بیویوں کی طرف سے اُن کے خاوندوں کے نام اس شعر میں پیغام تھا کہ ہماری یہ حالت جدائی میں ہو گئی ہے آپ کب آئیں گے اپنی بیویوں کو جو ان کی طرف سے پیغام ملا وہ بھی ایک یا دو شعر میں تھا۔ اس وقت میں نے اپنی نوٹ بک میں نوٹ کر لیا تھا میں نے وہ شعر انہیں پڑھ کر سنایا تو بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ تم نے اسے لکھ کیوں لیا۔ میں نے عرض کیا ازدیاد علم کے لئے۔ یہ سن کر آپ مسکرا پڑیں۔ افسوس میری وہ نوٹ بک ربوہ میں ہی رہ گئی اور شعر بھی ذہن سے نکل گیا۔ اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ

خاوندوں کی طرف سے انہیں یہ پیغام ملا کہ اتنے سال گزرنے کے بعد اب تمہارے پیا کی یہ حالت ہے کہ جسم نحیف و ناتواں ہو گیا۔ سر کے بال سفید۔ آنکھوں کی بینائی بھی نہ ہونے کے برابر۔ اب تو یہ دعا کرو کہ انجام بخیر ہو۔ اس حالت میں پیا دیس میں رہیں یا بدیس رہیں برابر ہے۔

قربانی کے دو معیار

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسب ذیل ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا ایک معیار مالی حیثیت سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا معیار دل کی توفیق سے۔ آج تحریک جدید کے وسیع و عریض دائرہ کار کا تقاضا ہے کہ دل کی توفیق سے قربانی پیش کی جائے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ مالی حیثیت کو بھی بڑھا دے گا۔

فرمایا:

"میں امید رکھتا ہوں کہ سب احمدی اس قربانی (تحریک جدید کی مالی قربانی) میں حصہ لے رہے ہیں۔ دل کی بھی توفیق کے مطابق اور مال کی بھی توفیق کے مطابق۔ اگر آپ دل کی توفیق کے مطابق حصہ لیں گے تو اموال کی توفیق اللہ تعالیٰ خود بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین جماعت کو دل کی توفیق کے مطابق وعدہ جات سال نو پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— لون رسین

بنگلہ دیش / سخت قوانین

بنگلہ دیش کے پارلیمانی ذرائع نے بتایا ہے کہ حزب اختلاف کے بائیکاٹ کے باوجود بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ نے جرائم کی روک تھام کے لئے ایک متنازعہ بل منظور کر لیا ہے۔ اس بل کے ذریعے جرائم کی سزائیں بڑھا دی گئی ہیں حتیٰ کہ بعض جرائم کی سزائیں موت مقرر کی گئی ہیں۔

حکومت کی پارٹی (بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی) نے اس بل کو متفقہ طور پر پاس کیا ہے اگرچہ حزب اختلاف کے ۱۳۰ سے زیادہ اراکین موجود نہیں تھے۔ وہ اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے پارلیمنٹ سے غیر حاضر رہے۔ حزب اختلاف کی لیڈر شیخ حسینہ جو عوامی لیگ کی چیف ہیں نے کہا کہ نیا قانون غیر قانونی ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس قانون کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ آپ نے ایک پبلک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے دھمکی دی کہ وہ حکومت کے خلاف ایک قومی مہم چلائیں گی۔

جو بل پاس کیا گیا ہے اس کے ماتحت ٹربیونل مقرر کئے جائیں گے جو کسی سے کچھ چھیننے چوری کرنے اور رسل و رسائل کے ذرائع میں رخنہ ڈالنے ریلوے لائنز کو تباہ کرنے، عورتوں اور بچوں کو اغوا کرنے اور سفارت کاروں پر یا سفارتی دفاتر پر حملے کرنے قتل کرنے اور جنسی زیادتی کے جرائم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن لوگوں کو ان جرائم کے مرتکب ہونے کے شبہ میں حراست میں لیا جائے گا۔ وہ ضمانت پر رہا نہیں کئے جائیں گے۔ بل میں یہ خاص طور پر کہا گیا ہے کہ ٹربیونل ہر معاملے کی چھان بین ۴۵ دن کے اندر کریں گے اور اس کے بعد تین ماہ کے اندر اندر فیصلہ سنائیں گے۔ اس بل کے تحت کم سے کم سزا پانچ سال جیل کی ہے اور زیادہ سے زیادہ سزا پھانسی کی ہے۔ اس سے قبل بھی بنگلہ دیش میں اغوا کرنے والے اور عورتوں اور بچوں کی بے حرمتی کرنے والے اور منشیات سمگل کرنے والوں کے لئے موت ہی کی سزا مقرر ہے۔ جب قانون پاس ہو گیا تو اسکے بعد حزب اختلاف نے اپنا بائیکاٹ ختم کر دیا۔

روسی / امریکی آبدوزیں

گذشتہ روز (سوموار) مغربی بحری ذرائع نے بتایا کہ خلیج کے علاقے میں امریکہ کی ایک جوہری توانائی آبدوز ایک دو روز میں پہنچنے والی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ ایران نے روس سے ایک آبدوز خرید لی ہے اس لئے اس علاقے میں کشیدگی کے بڑھنے کا امکان ہے جب اس امر کے متعلق جارج بش سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا اعتراف کرنے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خلیج کے علاقے میں جوہری توانائی آبدوز جا رہی ہو۔ اور صدر بش کو اس بات کا علم نہ ہو عام طور پر سیاسی امور جنہیں خفیہ رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ ان کے متعلق یہی رویہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہمیں اس کا علم نہیں۔ کہہ دیا جائے۔ کہتے ہیں یہ آبدوز ان دو آبدوزوں سے کسی قدر پہلے اس علاقے میں پہنچ جائے گی۔ جن دو آبدوزوں کے خریدنے کا ایران نے روس سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔ ان کی قیمت سات کروڑ امریکی ڈالر بتائی جاتی ہے۔ اور انہیں روسی بحریہ کے افراد ہی لائیں گے۔

سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ صدر بش کو چونکہ ایک بہت بڑا چیلنج درپیش ہے اس لئے انہوں نے اس امریکی آبدوز کو خلیج کے علاقے میں آنے کا اعلان مناسب نہیں سمجھا۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ آبدوز بحری مشقوں میں حصہ لے گی۔ لیکن اب اس کے متعلق یہ عندیہ دیا جا رہا ہے کہ اس کی موجودگی اس علاقے پر یہ اثر ڈالے گی کہ امریکی اور اس کے اتحادی اپنا زور قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ۱۹۸۰ء میں جو ٹینکوں کی جنگ ہوئی تھی اس کی یاد ابھی تک تازہ ہے۔ اس جنگ میں ایرانیوں کو خاصی تقویت ملی تھی۔ اس علاقے میں ایران کی آبدوزیں دیگر تمام راستوں کے اسلحہ سے بڑھ کر کارآمد ہوں گی۔ اور یہ پہلی آبدوزیں ہوں گی جو خلیج کے علاقے میں پہنچی ہیں۔

سردی میں رضائیوں کی امداد

افغانستان کی موجودہ حکومت میں افغانیوں کو پہلی سردی کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لئے اقوام متحدہ نے عالمی برادری سے ساڑھے سترہ ملین امریکی ڈالر کی امداد طلب کی ہے انسانی امداد کی ایجنسیوں کو جن کا تعلق اقوام متحدہ سے ہے اور جو افغانستان میں شب و روز مصروف عمل ہیں نے کہا ہے کہ سردیوں کی مشکلات ہزاروں افغانی خاندانوں کے لئے تقریباً ناقابل برداشت ہوں گی۔ اجڑے ہوئے گھروں میں واپس آنے والے لوگ اپنے آپ کو اس طرح سردی سے نہیں بچا سکیں گے جس طرح ہمیشہ سے افغانی اپنے آپ کو بچاتے رہے ہیں۔ ۳۰ لاکھ تو افغانی مہاجر تو صرف پاکستان میں ہی آئے ہوئے تھے۔ جن میں سے جو لوگ واپس گئے ہیں وہ بے سرو سامان ہیں اور اس کے بعد پھر کابل میں لڑائی ہوتی رہی تو گذشتہ اگست میں پانچ لاکھ کے قریب مزید افغانیوں کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا۔ چنانچہ وہاں پر آباد ہونا اب کوئی آسان کام نہیں ہے اور جب تک انہیں دیگر ممالک کی امداد نہ حاصل ہو وہ زندگی کو خاصی مشکل پائیں گے۔

اچار میں مینڈک

ناموں سے تو ہمیں کوئی غرض نہیں لیکن واقعہ اہم ہے۔ اس لئے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک دوکان سے آم کے اچار کی بوتل خریدی اور جب وہ اسے گھر لے گیا اور کھول کر اس میں چمچہ ڈال کر اچار نکالنا چاہا تو پہلی ہی دفعہ اس میں سے ایک مینڈک نکل آیا۔ شاید عام طور پر لوگ ایسی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں غلطی سے ہو گیا ہوگا اور بات کو رفع دفع کر دیتے ہیں لیکن اس شخص نے سوچا کہ چل کر بات کرنی چاہیئے۔ دوکاندار سے بات کی دوکاندار نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ گاہک مک مکا کر لے۔ اور بات کو آگے نہ بڑھائے لیکن گاہک کا خیال تھا کہ یہ تعزیراتِ پاکستان کی اس شق کے ماتحت آتی ہے جو لوگوں کی صحت کے خراب کرنے کے متعلق ہے۔ چنانچہ وہ پولیس سٹیشن پر چلا گیا وہاں جا کے اس نے شکایت کی اور اس شکایت کے نتیجے میں دفعہ ۲۶۸ تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ایف آئی آر میں اس شخص نے یہ لکھایا ہے کہ دوکان یا کمپنی جو کچھ بھی ہے اسے سزا بھر کر دینا چاہیئے اور اس کے مالک کو اس طرح لوگوں کی صحت خراب کرنے کی وجہ سے سزا ملنی چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ ایسا کیس کبھی پہلے رجسٹر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ دفعہ تو موجود ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ عام طور پر اس دفعہ کا اطلاق اور بعض چیزوں پر ہوتا ہو جو انسانی صحت کے لئے ضرر رساں ہیں۔ یہ کہ کسی دوکاندار کی اچار کی بوتل سے مینڈک نکل آئے اور اس سلسلے میں یہ مقدمہ درج ہو جائے ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ لیکن خیر اب یہ بات اخبارات میں آگئی ہے تو اس کا بہت امکان ہے کہ اس طرح کے کئی اور مقدمات بھی درج ہوں۔

نئی لاٹھی

بتایا گیا ہے کہ گذشتہ روز کچھ لوگ (مرد اور عورتیں) احتجاج کرتے ہوئے پارلیمنٹ کی طرف جا رہے تھے۔ تو ان پر پولیس نے جن لاٹھیوں سے حملہ کیا ان میں بجلی کے سوئچ لگے ہوئے تھے۔ جو ۲۲۰ وولٹ کی بجلی پیدا کرتے تھے جونہی کسی کو یہ لاٹھی لگتی تھی اسے بجلی کا شاک ہوتا تھا اور جیسا کہ بخوبی سمجھا جا سکتا ہے عام لاٹھی کے لگنے سے یہ زیادہ تکلیف دہ اور نقصان دہ ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ عورتیں ایسی لاٹھیاں لگنے سے زخمی بھی ہو گئیں۔ مظاہرہ کرنے والوں کا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت کو برطرف کیا جائے اور دوبارہ انتخابات کروائے جائیں جو ایک نگران انتظامیہ کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ ایک انگریزی روزنامے نے یہ کہا ہے کہ یہ تو ہم دیکھتے چلے آئے ہیں کہ سیاسی ورکرز کے خلاف پولیس کس طرح تشدد کرتی ہے لیکن کسی قسم کے لاٹھی چارج جن میں بجلی کی رو دوڑائی گئی ہو پہلی بار دیکھنے میں آیا ہے اور اسے جتنا بھی ناپسند کیا جائے کم ہے۔

○ احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی واقفین نو آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے، کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔

○ قناعت کا واقفین نو سے بڑا گہرا تعلق ہے، بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اسلام آباد (خبر نگار خصوصی) ذمہ دار ذرائع کے مطابق وفاقی وزارت قانون والانصاف کی طرف سے اسی ہفتہ کابینہ کو ارسال کی گئی ایک دستاویز میں ملک کے موجودہ عدالتی نظام کی ناقص کارکردگی کے بارے میں بعض انکشافات کئے گئے ہیں۔ وفاقی وزارت قانون کی اس دستاویز میں کہا گیا ہے کہ معاشرے میں قانون کے تحت انصاف کے حصول میں تاخیر اس قدر خوفناک صورت اختیار کر گئی ہے کہ اب ملک کا پورا عدالتی نظام لڑکھڑاتا نظر آتا ہے کابینہ کے نام وزارت قانون کے اس دستاویز میں کہا گیا ہے کہ یہ صورتحال صرف حکومت ہی نہیں بلکہ عدالتوں، پولیس، بار ایسوسی ایشنوں اور تمام متعلقہ افراد و اداروں سے فوری اور مربوط کوششوں کے آغاز کا تقاضا کرتی ہے۔ دستاویز میں مزید کہا گیا ہے کہ فوجداری مقدمات بشمول ایسے مقدمات کے جن میں پھانسی یا عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ ایسے سیشن جج اور ایڈیشنل سیشن جج نمٹاتے ہیں جو مجسٹریٹوں کی عدالتوں میں کئے گئے فیصلوں کے سلسلے میں پہلی اپیلٹ عدالت کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ فوجداری مقدمات کے فیصلوں کی تاخیر کی وجوہات میں تحقیقاتی استغاثہ کے عملہ کی بدعنوانیاں مجسٹریٹوں کی ایگزیکٹو ذمہ داریوں میں مصروفیات جابجا التواء اور سمنوں کی تعمیل کرانے والے عملے کی کمی کو قرار دیا جا سکتا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہمارے عدالتی نظام میں داخل ہونے والی یہ خامیاں زور پکڑ رہی ہیں۔

(روزنامہ جنگ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

لاہور (خبر نگار خصوصی) لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ معاشرہ پستی کی طرف جا رہا ہے اور اسے بلندی پر لے جانے کے لئے پہلے ہمیں اسے پستی کی طرف جانے سے روکنا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ عوام میں آگہی پیدا کی جائے۔ لوگ اپنے حقوق و فرائض سے پوری طرح باخبر ہوں۔ معاشرہ میں انصاف کے حصول کے لئے عدالتیں آخری ذریعہ ہونی چاہئیں انصاف دینا صرف عدالت کا کام نہیں بلکہ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے سے انصاف کرے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آنا چاہئے جہاں اکیلی عورت کو بھی تحفظ حاصل ہو لیکن چونکہ ابھی ایسا معاشرہ قائم نہیں ہوا اس لئے عورتیں بلاوجہ اکیلے کہیں آنے جانے سے احتیاط کریں۔ جرائم کرنے والے مرد بھی کسی کے بھائی، باپ، شوہر اور بیٹے ہو سکتے ہیں۔ خواتین بچوں کی بہتر تربیت سے معاشرہ میں جرائم پیشہ افراد کو کم کرنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ اسلام نے عورت کو بہترین مقام دیا ہے۔ یہ سوچ غلط ہے کہ اسلام میں عورت کا مقام کم ہے۔ وہ گذشتہ روز روٹری کلب کی ذیلی تنظیم انرویل کلب لاہور کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آگہی کو ایجی ٹیشن کا نام نہیں دینا چاہئے معاشرہ سے ایجی ٹیشن کو محدود کر دیا جائے کیونکہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایجی ٹیشن معاشرہ کے لئے صحیح نہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشرہ اس وقت پستی کی طرف جا رہا ہے۔ جسے روکنا انتہائی ضروری ہے اور اس کو روکنے کے لئے معاشرہ کے افراد میں حقوق و فرائض کے بارے میں آگہی انتہائی ضروری ہے۔ مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا کہ آج منشیات کے عادی افراد کی تعداد لاکھوں سے تجاوز کر گئی ہے۔ اگر منشیات کو نہ روکا گیا تو یہ نسل در نسل پھیلتی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ معاشرہ سے جہیز کی برائی کو ختم کرنے میں مستورات اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ میں معاشرہ سے مایوس نہیں ہوں اگر ہم سب اپنا کام دیانتداری سے پورا کریں تو معاشرہ ٹھیک ہو جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا کہ خواتین ہر شعبہ ہائے زندگی میں کارہائے نمایاں سرانجام دے رہی ہیں تاہم ہائیکورٹ کا جج بننے کے لئے اہل خواتین ابھی تک سامنے نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پنجاب میں دو سول جج خواتین خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ عورتوں کے ہائیکورٹ کا جج بننے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ چولہے پھٹنے سے خواتین کی ہلاکت کے بارے میں فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ ان وارداتوں میں مینو فیکچرنگ کے نقائص اور دشمنی دونوں چیزیں شامل ہیں۔ اکثر عدالت عالیہ میں ایسے کیس بھی پیش ہوئے ہیں جن کے آخر پر پتہ چلتا ہے کہ خاتون تو چولہا پھٹنے سے ہی ہلاک ہوئی مگر اس کے گھر والوں نے رنجش کی بناء پر سسرال والوں کے خلاف مقدمہ درج کرا دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک سماجی برائی ہے اسے سماج ہی ختم کر سکتا ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے اور معذور افراد کو معاشرہ میں اہم مقام دلانے کے لئے کلب کی خدمات کو سراہا اور اس سلسلہ میں اجتماعی جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا۔

(روزنامہ جنگ ۷ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

لاہور۔ انٹی کرپشن پنجاب کے سینئر سپیشل جج عبدالحفیظ چیمہ نے ایک مقامی تھانے کے پولیس انسپکٹر کو جعلی مقدمہ درج کرنے اور رشوت طلب کرنے کے الزامات میں مجموعی طور پر چار سال قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ درخواست دہندہ نے الزام عائد کیا تھا کہ امجد حسین اور ایک وکیل کے کلرک کو سکندر ذوالقرنین نے ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث کر دیا تھا۔ مجسٹریٹ نے تاہم امجد حسین کو مقدمہ جھوٹا ہونے پر اس سے بری کر دیا۔ متاثرین نے انٹی کرپشن جج کے پاس رٹ دائر کر دی۔ تحقیقات کا حکم دے کر تھانیدار کو معطل کر دیا گیا۔ جج نے تفصیلی فیصلہ میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ تھانیدار نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے دوست سکندر زمان عیس کے داماد نے اس کے خلاف مقدمہ درج کر رکھا تھا کو خوش کرنے کے لئے جھوٹا مقدمہ درج کیا۔ اسے سخت سے سخت سزا دی جانی چاہئے۔ جج نے مزید کہا کہ اس مقدمے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارا قانونی نظام کتنا کمزور ہے کہ ایک ایس ایچ او سطح کا پولیس اہلکار جس طرح چاہے اور جیسے چاہے قانون کو اپنے مقاصد کے لئے تبدیل کر لیتا ہے۔ جج نے کہا کہ پولیس افسر اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ وہ بغیر کسی خوف اور خطرے کے اس قسم کے گھناؤنے کام کرتے ہیں انہیں اپنے کردار کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ اخلاقی دیوالیہ کا شکار ہو چکے ہیں اور اپنے اختیارات کا بڑے پیمانے پر ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ عوام ان سے ڈرتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ رشوت ہمارے معاشرے میں کینسر کی طرح پھیل رہی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔

("خبریں" ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

گوجرہ (تحصیل رپورٹر) حکومت کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کے خلاف کرسچین کالونی گوجرہ سے ایک پرامن احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ سابق اقلیتی کونسلر بلدیہ سموئیل قمر سہوترا نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت مسیحیوں نے مسلمانوں کے شانہ بشانہ کام کیا تھا اور اس وقت قائداعظم نے اقلیتوں کے حقوق کی مکمل یقین دہانی کرائی تھی، جس پر مسیحی قوم نے لبیک کہا تھا لیکن آج حکمران اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی بجائے ان کے حقوق غصب کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن ہمیں مذہب کے نام پر

باقی ص۷ پر

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

واپس پاکستان پہنچ گیا ہوں، جلسہ کینیڈا کے لئے وہاں رکا ہوا تھا۔ شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس قیام کا معراج تو حضور سے ملاقات تھی جس کی ایک بات آپ سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا "تمہارا (شاید آپ کا کہا) جلسہ قادیان کے متعلق مضمون پڑھا۔ بہت اچھا لکھا تھا۔ تم کہاں چھپے ہوئے تھے۔ لکھتے رہا کرو" اور اسی لکھتے رہا کرو کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے "ایک آواز دُنیا کے کناروں تک" بھیج رہا ہوں۔ اس میں میں نے جلسہ کی کیفیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ آپ بتا سکیں گے بہرحال مضمون ارسال ہے۔ امید ہے اسے آپ کے مؤقر جریدہ میں جگہ مل جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شناختی کارڈ کا مسئلہ

آنریبل جے سالک ... اقلیتی رکن قومی اسمبلی

ہم پاکستان کو اپنی ماتا سمجھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے یہاں جذباتی نعرے لگائے جاتے ہیں اور لوگ ان کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ آپ نے اقلیتوں کے خلاف دیواریں کیوں کھڑی کر رکھی ہیں۔ حالانکہ حضورؐ نے مسیحیوں کے وفد کو مدینہ شریف میں خوش آمدید کہا تھا۔ اگر آپ چاہتے تو کسی اور سے بھی ان کا استقبال کروا سکتے تھے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے میں بنانے کی بات ہے۔ قرآن پاک میں مذہب کا ذکر نہیں۔ بلکہ وہاں دین کا ذکر ہے۔ حضورؐ نے اپنے آخری خطبہ حج میں فرمایا کہ اگر کسی کی کوئی شناخت ہے تو وہ تقویٰ ہے اس لئے اگر آپ خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو پھر تقویٰ کا خانہ بنایا جائے ہم نے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں پاکستان سے جدا نہیں کر سکتی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے بعد کہا تھا کہ آج کے بعد پاکستان میں رنگ مذہب اور نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا بلکہ تمام لوگ صرف پاکستانی ہونگے۔ میں پہلے پاکستانی ہوں اور پھر مسیحی ہوں۔ (جنگ ۳۱۔ اکتوبر ۹۲ء)

الیگزنڈر جان ملک ... بشپ آف لاہور

ہم نے شناختی کارڈ کے مسئلہ پر اس لئے زور دیا ہے کہ اس طرح سے ہماری حب الوطنی اور پاکستانیت کو چھینا جا رہا ہے۔ ہماری شناخت تو تقویٰ ہے۔ ہمیں کسی نے فتح نہیں کیا۔ لہٰذا ہم یہاں وہ قانون نافذ نہیں ہونے دیں گے جو فاتح اور مفتوح کے ہیں۔

مذہب ہر کسی کا ذاتی معاملہ ہے اس لئے حکومت کو حق نہیں کہ وہ پوچھے کہ آپکا مذہب کیا ہے۔ آپ اپنے شناخت کرانا چاہتے ہیں تو اپنے کردار سے کرائیں اس کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے نفاذ سے تعصب اور امتیاز بڑھے گا۔ اور اگر اس قسم کی بات ہوئی تو ہم ضرورت پڑنے پر اقوام متحدہ میں جائیں گے اور پاکستان پر وہ پابندیاں لگوائیں گے جو جنوبی افریقہ پر لگائی گئی ہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی وجہ سے اقلیتیں شناخت کے بحران کا شکار ہو جائیں گی۔ ہماری شناخت کیا رہے گی۔ اور ہم کیا بن جائیں گے جہاں تک نظریہ پاکستان کا تعلق ہے تو اگر پاکستان صرف مسلمانوں کے لئے بنایا گیا تھا تو پھر ہم سے زیادہ مسلمان تو ہندوستان میں رہ گئے۔ وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے۔ ہم اپنا مذہب نہیں چھپانا چاہتے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کا آپ کے لئے نقصان دہ پہلو یہ ہو گا کہ بہت سے غیر حقیقی مسلمان بھی اپنا نام مسلمان لکھوا لیں گے۔ جس سے اسلام کی خالصیت اور پاکیزگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ کیونکہ غیر حقیقی مسلمان بھی سرٹیفکیٹ لے کر کہہ سکیں گے کہ ہم بھی پکے مسلمان ہیں۔ لہٰذا ہم ان باتوں کی طرف آئیں جو ہمیں اکٹھا کرتی ہیں اور اس میں بنیادی بات ہماری پاکستانیت ہے۔ مذہب تو ہمارا روحانی تعلق ہے۔ (جنگ ۳۱ اکتوبر ۹۲ء)

محترمہ بے نظیر بھٹو

کراچی (بیورو رپورٹ) پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بے نظیر بھٹو صاحبہ سے کل بلاول ہاؤس کراچی میں پاکستان کرسچین پارٹی کے صدر جوزف فرانس نے ملاقات کی اور اقلیتوں کو درپیش مسائل انہیں بتائے۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پی پی پی اقلیتوں کا احترام کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ پی پی پی کی شہید بھٹو حکومت نے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے علیحدہ وزارت قائم کی۔ لیکن آج رجعت پسند علی الاعلان بانی پاکستان کے فرمودات کی نفی کر رہے ہیں اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اعادہ کر کے اقلیتوں میں بے چینی پیدا کی جا رہی ہے اور انہیں دوسرے درجے کا شہری بنانے کی سازش کی جا رہی ہے جو قابل مذمت عمل ہے انہوں نے جوزف فرانس کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ماضی میں بھی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے اور وہ آئندہ بھی اقلیتوں کے حقوق کی جدوجہد میں ان کی ہم آواز رہے گی۔ دریں اثناء بینظیر نے روزنامہ جنگ لاہور کے رپورٹر حامد میر کو بعض نامعلوم افراد کی جانب سے اغوا کرنے کی مذموم کوشش کو صحافیوں کو ہراساں کرنے کا عمل قرار دیا ہے اور اس کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت متواتر اخبارات اور اس سے وابستہ کارکنوں کے خلاف معاندانہ مہم چلا رہی ہے اور ایسے صحافی جو دباؤ دھونس اور لالچ کو خاطر میں نہیں لاتے ان کے خلاف اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے جاتے رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی آزادئ صحافت پر یقین رکھتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ پی پی پی نے اپنے مختصر دور حکومت میں اخبارات کو مکمل آزادی دی۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں پر ہونے والے قاتلانہ حملوں اور انہیں ہراساں کرنے کے مذموم عوامل کی فی الفور تحقیقات کی جائے اور اس کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (پاکستان ۲۔ نومبر ۱۹۹۲ء)

ڈاکٹر جان جوزف

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھانے کا فیصلہ واپس نہیں لیا جاتا۔ یہ بات فیصل آباد کے بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار نیازی کی سربراہی میں جس کمیٹی نے یہ فیصلہ صادر کیا اس میں اقلیتوں کا ایک بھی نمائندہ نہ تھا حالانکہ اس وقت اسلام آباد میں ایک اقلیتی وزیر کے علاوہ دس ایم این اے بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر جان جوزف نے کہا یہ اقدام پاکستان کے آئین کے خلاف ہے اور اس سے شہریوں کے بنیادی حقوق پر زد پڑتی ہے۔ جو لوگ پاکستان کی تخلیق کے خلاف تھے وہ چاہتے ہیں کہ وطن قومی یکجہتی کی نعمت سے محروم ہو جائے۔ اور پاکستانیوں کو ایک جیسا شناختی کارڈ بھی نصیب نہ ہو لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کے خلاف مسیحی ہندو پارسی اور نیک نیت مسلمان متحد ہیں اور قومی یکجہتی کی خاطر ہر اس اقدام کا مقابلہ کریں گے جو اس کے منافی ہو۔ انہوں نے کہا بنیاد پرست جماعتیں کلاشنکوف کے ذریعے پاکستان کی مالک بننے کا خواب دیکھ رہی ہیں۔ (نوائے وقت ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

نوائے وقت ۲۵ اکتوبر ۹۲ء کے کالم "سرِراہے" میں شناختی کارڈ کے متعلق درج ذیل نوٹ شائع ہوا۔

"گذشتہ روز شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھے جانے کے خلاف شاہراہ قائداعظم پر ترقی پسند خواتین نے زبردست مظاہرہ کیا۔ ترقی پسند خواتین کی طرح ترقی پسند مرد بھی شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کے اضافے کے سخت خلاف ہیں۔ اور وہ اسے رجعت پسندوں کی فتح قرار دے رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ حکومت ملائیت کے سامنے سپر انداز ہو گئی ہے اور اگر اس اقدام کو واپس نہ لیا گیا تو پاکستان ایک تھیوکریٹک ملک بن جائے گا۔

پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ اور اگر جمہور کی نمائندہ اسمبلی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع کرنا چاہتی ہے تو اسے اس کا پورا حق حاصل ہے۔ دوسرے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر شناختی کارڈ میں ہر شخص کا خون کا گروپ لکھنا مفید قرار دیا جاتا ہے تو اس بات کے لکھنے میں کیا حرج ہے کہ اس شخص کا مذہبی گروپ کون سا ہے۔ شناختی کارڈ کسی فرد کی پہچان میں مدد دیتا ہے لہٰذا اس میں وہ تمام باتیں درج ہونی چاہئیں جن سے اس شخص کی شناخت ہو سکے۔ اگر کسی شخص کی جنم بھومی اس کی تاریخ پیدائش اور اس کا شناختی نشان لکھنے سے اس کی توہین نہیں ہوتی تو صرف مذہب لکھ دینے سے اس کا استحقاق کیسے مجروح ہو جاتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اس چھوٹی سی بات پر اتنا شور کیوں مچایا جا رہا ہے۔ البتہ جو لوگ اپنے لئے ہر راستہ کھلا رکھنا چاہتے ہیں ان کیلئے تو مذہب ہی کیا دیگر چیزوں کا اندراج بھی مشکلات کا باعث ہے۔ شاید اسلئے وہ ابتداً مذہب کے اندراج کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ۲۱ نومبر۔ گذشتہ روز کی بارش کے بعد آج مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے لیکن سردی میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔

○ پی۔ ڈی۔ اے اور حزب اختلاف کی دوسری جماعتوں نے ۲۳۔ نومبر کو کراچی سے اسلام آباد تک ٹرین لانگ مارچ کا فیصلہ کیا ہے جس کی قیادت سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف محترمہ بینظیر بھٹو کریں گی۔

○ سابق وزیر اعظم اور این۔ پی پی کے سربراہ غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وہ گذشتہ انتخابات میں دھاندلی کے راز مناسب وقت پر فاش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ انہوں نے رازداری کا حلف اٹھایا ہوا ہے اس لئے اس بارہ میں وہ اپنے قانونی مشیروں سے مشورہ کر رہے ہیں۔

○ بی بی سی کے مطابق پاکستان میں قائد حزب اختلاف اور پی ڈی اے کی رہنما محترمہ بے نظیر بھٹو کو جمعہ کے روز کراچی سے پشاور نہیں جانے دیا گیا۔ گذشتہ روز ان کے صوبہ سرحد میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔

○ وزیر اعظم نے اپنے ایک وزیر کا مشورہ رد کرتے ہوئے اخبارات پر سنسر کی تجویز رد کر دی ہے۔

○ اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے سالک نے کہا ہے کہ وہ صدر کی بے حسی کے خلاف ۲۳ نومبر سے ۲۵ نومبر تک پشاور میں بھوک ہڑتال کریں گے۔

○ پی ڈی اے کی اعلیٰ قیادت نے حکومت کے خلاف اپنی تحریک کو فیصلہ کن بنانے کے لئے تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں عملی کوششوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے اپنے ساتھی وزراء کے باہمی مشورے کے بعد کابینہ کے دو ارکان چوہدری نثار علی اور ملک نعیم خان کو پی ڈی اے کی قیادت سے باضابطہ مذاکرات کے لئے مقرر کیا ہے۔ مذاکرات کے ایجنڈے میں ریفرنسوں کی واپسی اور آصف زرداری کی رہائی کے معاملات بھی شامل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کی حکومت عوام کی حکومت ہے۔ اور اس حکومت نے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے تعمیر وترقی کے جو کام شروع کئے ہیں انہیں مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا عوام قومی تعمیر وترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کا محاسبہ کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے ظالمانہ تصور سے کبھی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ غیر آئینی سرگرمیوں کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور نہ کوئی سمجھوتہ کیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بیگم نصرت بھٹو کو پولیس نے بذریعہ طیارہ کراچی بھیج دیا۔ اور پنجاب کے تین پیپلز پارٹی کے رہنماؤں غلام مصطفےٰ کھر چوہدری اعتزاز احسن اور جہانگیر بدر کو مختلف حوالاتوں میں ڈال دیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی کے قائد حزب اختلاف اور پی ڈی اے کے رہنما آفتاب شیرپاؤ کو پشاور سے گرفتار کر کے ہری پور جیل پہنچا دیا گیا ہے۔

○ انصار برلی ویلفیئر ٹرسٹ کی اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج نے دو سال میں ۶۲۶۸۵ کشمیریوں کو شہید اور ۶۰۶۳۴ کو شدید زخمی کیا۔ ۷۹۸ سکول جانے والے معصوم بچوں اور بچیوں کو زندہ جلا دیا نیز ۱۲۹۹ دیگر افراد کو بھی زندہ جلایا۔

○ امریکہ یورپ تجارتی مذاکرات ملتوی ہو گئے ہیں۔

○ سرب حملہ آوروں نے سرائیوو کے مسلمانوں اور کروشیا کے علاقوں پر گولہ باری اور اندھا دھند فائرنگ کی ہے۔

○ خلیج بنگال سے اٹھنے والے طوفان سے درجنوں جزائر پانی میں ڈوب جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

بقیہ : صد ۵ سے آگے

پاکستانی قوم کی تقسیم قطعی منظور نہیں ہے۔ اس موقع پر تین روز تک احتجاجی بھوک ہڑتال کا بھی اعلان کیا گیا جس میں پہلے روز ۷ افراد ماسٹر مختار مسیح، سنیر مسیح، بشیر مسیح مشتاق گل مسیح، ولایت مسیح اور اللہ رکھا سکھیا نے شرکت کی۔

(روزنامہ "خبریں" ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ : صد ۲ سے آگے

بھی فیصلے کئے ایک بھی ایسا نہیں تھا جسکی بنیاد تقویٰ پر نہیں تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان کو اتاترک میسر نہیں آسکا مگر قائد اعظم اتاترک سے بھی بڑا شخص تھا۔ اتاترک نے تو بدنی سزا دے کر اور بزور شمشیر ملاّ کو سیاست سے باہر کر دیا۔ لیکن قائد اعظم نے اخلاق سے کام لے کر سیاست سے اپنی قربانی دے کر ایسے کام کئے۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے چند دن قبل کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے ان پر افسوس کا اظہار فرمایا۔ دنیا کے مہذب ملکوں میں کبھی بھی پولیس نہتے سیاسی احتجاج کرنے والوں پر ایسی سختی نہیں کرتی جو پاکستان کی پولیس نے کی ہے۔ ہاں اگر مجمع تشدد پر اتر آئے اور تشدد میں پہل کرے تو پھر پولیس کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض اوقات پولیس والے زیادہ زخمی ہوتے ہیں اور دوسرے کم ہوتے ہیں۔ یہ واقعات ساری دنیا میں دکھائے جا رہے ہیں اور اس سے دنیا بھر میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حکومت اور اپوزیشن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ایسی ہی صورت حال پاکستان بھارت اور عام ممالک میں ہے۔ بددیانتی روزمرّہ کا دستور بن رہی ہے۔ یورپ کی قومیں بھی بددیانتی کرتی ہیں اور خوب جی بھر کر کرتی ہیں مگر اس وقت جب دوسری قوموں سے واسطہ پڑے۔ اپنی قوم کے ساتھ یہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ قوم اس کا سخت نوٹس لیتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح ماضی میں بچہ پیدا ہوتا تو اس کے ماں باپ اس کے پٹواری بننے کی خواہش کرتے تھے کہ یہ بھی بڑا ہو کر ایک کی زمین دوسرے کے نام لگا دے گا۔ یا پھر تحصیلدار بننے کے خواب دیکھنے یا جو بڑے خواب دیکھنے وہ آج کل بچہ کے ڈپٹی کمشنر بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔ یہ معزز لوگ بددیانتیوں سے معزز بنے ہیں۔ صاحب اقتدار، صاحب اقتدار بنے ہی بددیانتی سے ہیں۔ اور ساری قوم یہ سمجھ گئی ہے کہ اگر اس ملک میں عزت حاصل کرنی ہے تو یہ بددیانتی سے حاصل ہوگی۔ یہ ایک دو دن میں نہیں ہوا۔ سو سال یا اس سے بھی زیادہ لگے ہیں یہ باتیں پختہ ہونے میں۔ اور اب یہ وہ بیماری ہے جو جسم کے روئیں روئیں سے نکل رہی ہے جسطرح شاعر کہتا ہے کہ تیری تمنا میں میرے جسم کا رواں رواں آنکھ بن گیا ہے اسی طرح اس قوم کا رواں رواں بددیانتی اور خیانت بن گیا ہے۔ ہر آنکھ میں آپ خیانت کی کہانی پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے پاکستان کی سیاست کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ اس کے بعد کون آئے گا۔ جب تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حقیقی غلام نہیں آتا یہ صورت حال ایسی ہی رہے گی۔ یہ تماشے جاری رہیں گے۔ جو آج دوسروں کو کتّا کہتے ہیں کل وہ خود گلیوں میں کتّے کہلاتے پھر رہے ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنی قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سوچیں کہ اگر بچنا ہے تو ان اقدار پہ چلنا ہوگا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ اور ان اقدار کے سوا نجات کا اور کوئی راستہ نہیں۔

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل
آنکھوں کی تندرستی اور خوبصورتی کیلئے ۵/ روپے

نور ابٹنہ
چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۱۰/ روپے

نور آملہ
سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے ۱۰/ روپے

تابانی
ہربل باڈی لوشن: چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۱۰/ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۱۷ اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

سالہ تجربہ کار 35
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ ۔ خون کا آنا ۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی ، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ فون نمبر ۵۹۲

داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن ۔ داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک ۔ مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحانات حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے

فلو کیوریٹو سمیل

FLU CURATIVE SMELL

ٹیکے کی طرح زود اثر ، عطر کی طرح بے ضرر

صرف سونگھنے سے زکام ، نزلہ ، کھانسی ، گلے کی خرابی ، ناک کی بندش ، انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں ۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے ۔ قیمت ۔ ۲۰/- روپے

فلو کیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز

(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجینسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات ، ملا کر ساتوں کیوریٹو سمیلز کا بکس -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہیں ۔

نوٹ : یہ بے ضرر کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں ۔ کمیشن معقول ، لٹریچر فری ۔

موجد
راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

اعوان فلائنگ کوچ سروس ہیڈ آفس سرگودھا

ربوہ ۔ سرگودھا ۔ خوشاب ۔ راولپنڈی

روانگی : چھ بجے صبح اقصیٰ چوک ربوہ سے
واپسی : دو بجے بعد دوپہر ویگن سٹینڈ لیاقت باغ
مینجر سب آفس ربوہ : محمد احمد اعوان

ضرورت گھریلو ملازم

گھر میں اور باہر کے کام کیلئے مستند اور دیانت دار آدمی کی ضرورت ہے ۔ معقول تنخواہ و کوارٹر ۔
مرزا مجید احمد دارالصدر شمالی ربوہ

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک

۸۴ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
۲۰ ۔ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقات کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک
شام ۳ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک
ہر جمعہ کے دن ناغہ ہوگا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے ۔ ۶ روپے فی لٹر
گلشن بیکرز نزد ایوان محمود ربوہ

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)

پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ

ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ :- ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون ۲۵۳۵۲۶ ، ۸۵۲۶۵۹

پتہ

نئی صدی کی محراب کرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون : 629443 626280